

شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدین بن مصلح الدین سعدی شیرازی ۱۱۸۳/۵۲۰۶ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی مولف ”سیاست نامہ“ کے قائم کردہ دارالعلوم ”نظامیہ بغداد“ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمن جوزی اور شہاب الدین سہروردی جیسے شہرہ آفاق علماء سے کسب فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں انھوں نے ۶۵۵ اور ۶۵۶ ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں ”بوستان“ اور ”گلستان“ لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا نچوڑ پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دنیا و آخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۶۹۱ھ بمطابق ۱۲۹۱ء شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار پر انوار ”سعدیہ“ کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بے مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان ان کا نثری شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب پیش نہیں کر سکا۔

”گلستان“ سعدی کی نثر فارسی کی خوبصورت ترین نثر ہے۔ یہ ادبی اور مسجع و مقفی ہونے کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔

☆☆☆

گل‌های گلستان سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را در شکار گاهی صیدی کباب کرده بود و نمک نبود. غلامی به روستا رفت تا نمک آرد. نوشیروان گفت: "نمک به قیمت بستان تار سعی نشود و ده خراب نگردد." گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیادِ ظلم در جهان اول اند کی بوده است هر که آمد برومزی دی کرده تاب دین غایت رسیده است."



(۲) یاد دارم که در ایام طفولیت متعبد بودمی و شب خیز و مولع زهد و پرهیز-شی در خدمت پدر رحمته الله علیه نشستیم بودم و همه شب دیده برهم نیسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته و طایفه ای گرد ما خفته. پدر را گفتم "از اینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد. چنان خواب غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند!"

پدر گفت: "جان پدر! تو نیز اگر بختی به که در پوستین مردم افتی."



(۳) هر گراز در زمان نسا لیدم و روی از گردش آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بود و استطاعت پای پوش نداشتیم. به جامع کوفه در آمدم دلتنگ. یکی را دیدم که پای نداشت. شکر نعمت حق تعالی به جای آوردم و بر بی کفشی صبر کردم.



(۴) مردی را چشمم درد خامست. پیش ببطار رفت تا دوا کند. ببطار از آنچه در چشم چار پای می کرد در دیده او کشید و گور شد. به دا و بردند. گفت: "براهیج تاوان نیست. اگر این خرنبودی پیش ببطار نرفتی."



(۵) دو کس رنج بیسوده بردند و سعی بی فایده کردند. یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد.

علم چند آنکه بیشتر خوانی	چون عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند	چار پای بروا کتابی چند
آن نسی مغز را چه علم و خبر	که برا و هیزم است یا دفتر



(۶) پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام هرگز دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیاز موده، گریه وزاری در نهاد ولرزه براندامش افتاد، چندانکه ملاطفت، کردند - آرام نمیگرفت و عیش ملک، از و مُنْقَص بود، چاره ندانستند - حکیمی در آن کشتی بود، ملک را گفت: "اگر فرمان دهی، من او را به طریقی خاموش گردانم -" گفت: "غایت لطف و کرم باشد -" بفرمود تا غلام را به دریا انداختند، باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سویی کشتی آوردند - به دو دست در سگان کشتی آویخت، چون برآمد، بگوشه ای بنشست و آرام یافت - ملک را عجب آمد، پرسید: "درین چه حکمت بود؟" گفت: "اَوَّل محنت غرق شدن، نچشیده بود و قدر سلامت کشتی نمی دانست، همچنین قدر عافیت کسی داند که به مصیبتی گرفتار آید -"

(گلستان سعدی)

فرہنگ

آوردہ اند	:	کہتے ہیں -
نوشین روان	:	روان شیرین ، جان شیرین - نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)
را	:	کو۔ یہاں " کے لیے " کے معنوں میں آیا ہے -
صید	:	شکار -
روستا	:	دہ ، گاؤں
ہستان	:	مصدرستاندن سے فعل امر: لینا
رسم	:	رواج ، دستور -
خراب نگردد	:	تباہ (برباد) نہ ہو جائے
مزیدی	:	کچھ زیادہ ، اور اضافہ -
بدین غایت	:	اس حد تک -
طُفُولِیت	:	لڑکپن -
مُتَعَبِد	:	عبادت گنندہ ، عبادت کرنے والا -
شب خیز	:	شب بیدار ، رات کو جاگنے والا -
دیدہ برہم ہستن	:	آنکھ بند کرنا (جھپکنا)
مُصَحَّف عزیز	:	قرآن مجید -
درپوستین مردم افتادن	:	لفظی مطلب ہے لوگوں کی پوستین میں گھسنا ، دوسروں کے معاملہ میں ٹانگ اڑانا -
دور زمان	:	زمانے کی گردش -
روی درہم کشیدن	:	مُنہ ہنانا ، ناراض ہونا -
پای پوش	:	پاپوش ، جوتا -
جامع کوفہ	:	کوفہ کی جامع مسجد -
دلتنگ	:	افسردہ -
سپاس بجای آوردن	:	شکر بجالانا -
کفش	:	جوتا -
بیطار	:	سلوٹری ، مویشیوں کا ڈاکٹر -
دیدہ	:	چشم ، آنکھ -

داور	:	قاضی۔
اگر خرنودی	:	اگر خرنمی بُود، اگر وہ گدھانہ ہوتا۔
نرفتی	:	نمی رفت، وہ نہ جاتا۔
دوکس	:	دو افراد۔
بیہودہ رنج بردن	:	خواہ مخواہ تکلیف اٹھانا۔
چارپایی	:	ایک چوپایہ۔
تھی مغز	:	خالی دماغ، بیوقوف۔
ہیزم	:	ایندهن۔
محنت	:	تکلیف، رنج۔
مُنْقَصَّ	:	مکدر، کبیدہ
غایت	:	نہایت۔
سکانِ کشتی	:	کشتی کا پچھلا حصہ۔
زشت	:	پُر۔
محنتِ غرق شدن	:	غرق ہونے کی تکلیف۔
عجب آمدن	:	حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔

تمرین

- ۱۔ نوشیروان چه گفت؟
- ۲۔ پدر به پسر چه گفت؟
- ۳۔ وقتی سعدی شخصی را دید که پای نداشته چه کار کرد؟
- ۴۔ داور به بیمار چه گفت؟
- ۵۔ گلستان نوشته کیست؟
- ۶۔ چرا عیش پادشاه به هم خورد؟
- ۷۔ حکمی ملک را چه گفت؟
- ۸۔ پادشاه چرا تعجب کرد؟
- ۹۔ آورده اند، کباب کردند، بقیمت بستان، رسم نشود، نشستہ بودم، بخفتی، برو، کون کون سے افعال ہیں ان کے معانی لکھیں۔
- ۱۰۔ شکار گاہی اور غلامی میں ”ی“ بطور ”یائے وحدت“ استعمال ہوا ہے۔ بخفتی اور بیافتی میں ”ی“ کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ گردشِ آسمان، دورِ زمان اور سپاسِ نعمت میں مضاف، مضاف الیہ اور حرفِ اضافہ کی نشاندہی کیجیے۔

